رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۵

REGISTERED NO. A. 785



M. R. Khan Artist

منشی المطابع پریس لکھنؤ

قیمت فی پرچہ ۲

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت مین ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجائے گی یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہین بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے مین خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازون کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتون سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اُسکی تمام خوبیان ناظرین دریافت نہین کر سکتے۔ ہر ایک نمبر مین نئے مضامین ہوتے ہین ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس مین آپ کے مذاق کے مضامین نہون۔ اور دوسرے پرچے مین آپکے حسب خواہش مضامین ہون۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائین اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب و مذاق کے موافق معلوم ہون تو چھ مہینے کے اور مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہین۔ ورنہ الخیر فی ما السلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور دیکھا و بھالا پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہین ڈال سکتے تو اُنھین لازم ہے کہ چند سالانہ خریدارون سے قیمت بھجوائین اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروائین۔ دام و درم نہین تو قدمی کوشش سے فائدہ اُٹھائین۔ مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہین سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہین۔ یہان سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہین وہ راستہ مین گاؤ گھپ ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب مین پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہین۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزارون خریدارون کے دولتخانے پر بیچارہ منیجر خود نہین پہونچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے لیکن اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائین ناخوش کرنا مقصود نہین ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہین ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہین کیجاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت مین منیجر اودھ پنچ کا نام نہین ہے اُنکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی صلح کل پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شایع نہونگے اور اُنکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہین ہین۔

(۱۰) مضامین بصاف خط مین کاغذ کے ایک ہی رُخ پر لکھے جائین۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن مین نہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار مین اُنھین خطوط اور منی آرڈر مین نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اُن کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

* لطف میوۂ کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے مفصل اشتہار صفحہ ۲ و ۱۱ کے درمیان کشتی مین ملاحظہ ہو۔

جلد ۱۲ نمبر ۱

مضامین غیر

شنبہ ۷ جنوری ۱۹۳۰ء

شراب کہنہ بجام نو

پلا ساقیا مئے قومی کا جام
ستارہ چمکنے لگے اوج پر
افق سے محبت کے بادل اٹھیں
محبت ہو ہر دم و ہر فرد میں
نہ دونان سنگ ہوتے ہو گوش خر
کوئی اپنی ذلت پہ گریان نہ ہو
ہر اک سمجھے ہندوستان کو وطن
وطن کے لیے جان قربان ہو
نہ مٹیے دلوں میں عداوت کا چور
ملیں اسطرح جیسے شیر و شکر
کسی کے نہ بہکانے میں آئیں ہم
رہیں یوں کہ اک جان دو قالب ہیں
لگائی بجھائی کی جنتی ہو سرد
ہر اک عافیت سے بھری سانس لے
رہیں دیبہ فساد سے دور دور
مرے اچھے ساقی ذرا اب تو دیر
پھر اک ہو ایک آواز ہو
کہیں رند ہم سب ہیں خدام ہند
ہمیشہ یہ میخانہ آباد ہو
خزان سے بری ہو وطن کا چمن
مسرت ہو بلبل چہکتا رہے
خبر ہے تجھے آگیا سال نو
سنہ لبت و ششم روانہ ہوا
سنہ لبت و ہشتم ہے کرسی نشین
اٹھو اور بازار میں سال نو کے یہ
پکارے کہ ہوں رنج میں مبتلا
سنا ہے کہ شاہ امان اللہ خان

کہ غفلت کے دن کی نظر آئے شام
اٹھانے لگیں ہم ترقی کا سر
ہوں مشکلیں سب ہماری نہیں
لگیں حصہ لینے ہمہ درد میں
نہ غور غور نہ پشتو نہ شر ہو نہ شر
کوئی اپنی کثرت پہ نازاں نہ ہو
گڑے جس جگہ ہو رہیں کا کفن
یہی ذکر نہ کو رہے آن ہو
جہالت شقاوت کی شب کی پہ ہو
جو ٹوکے عدو تو کہیں ہٹ نظر
دکھائیں عداوت کو راہ عدم
ہم دونوں مطلوب و طالب نہیں
نہ ہو ہند میدان جنگ و نبرد
جہاں پائے دشمن کو بس گانس لے
کہ لانے نہ پائے وہ ہرگز فتور
پلا کر شاب کی عقلوں کا پھیر
پرستاری ملک پر ناز ہو
نہیں غیر کا شیشہ و جام ہند
ہر ہو دشمن اسکا وہ برباد ہو
نکل جائیں سب اس سے زاغ و زغن
گل کامرانی مہکتا رہے
بزن لال نو کا ورود حال نو
نیا اب سرے سے زمانہ ہوا
ہے زیر نگین اسکے ساری زمین
نہ انکار میں اپنی گردن ہلا
ہے سال گزشتہ کا کرنا گلا
ہوئے ہند میں آکے یورپ روان

نسیم کو دیسہ کی وارد ہوئے
بہت رحوم سے خیر مقدم ہوا
کہ بیٹے پلائے پہ خلقت تلی
بڑے لاٹ صاحب نہ آئے گر
وہ ہوتے اگر وارد بمبئی
جو اک جام ساقی پلا دے مجھے
غرض کیا انھیں سیر و تفریح ست
کیا اس لیے یہ سفر اختیار
پڑھا پائیں اہل لندن نے کیا
سیاں جان گل ہیکے استاد میں
اسے کر دیا ہوگا ہر فن میں طاق
مہذب ہے یہ اور وحشی ہیں ہم
مگر آکے دیکھا یہاں شاہ نے
محاسن قدیمانہ بھی اپنے نہیں
جو پہلے تھے یہاں مرد نام و نبرد
لباس ان کا ہے گو کہ بر کشیں
نہ منظم ہو حال از کسے بہتر است
بصورت کسانیکہ مردم وش اند
یہ تعلیم سے ان کو بہرہ ملا
پہن کوٹ پتلون صاحب ہوئے
گئے بھول یہ ملک داری کے طور
بہت اپنے نزدیک یہ دور ہیں
مقرر ہیں سب بادہ گوئی میں طاق
تحمل کناں را نخوانند مرد
دگر در سر ش ہول مردانگی ست
ہا غرب تعلیم کا یہ ثمر
یہ حسن تمدن کی ہے بانگی
قدم لیجیے ایسے استاد کے
کہ اس شاہ نے دیکھ کر یان کے طور
بھونڈے توں سو دیوں سے کم
نہیں ان میں جوش اخوت نہیں
بڑے خود غرض ہیں بڑے چالباز
نہ ان کی سنو عقل سے کام لو
یہی آتش کینہ بھڑکاتے ہیں
کرو دین سے عاقبت تم درست

قدم ہند کی سرزمین نے چھوے
خزاں میں بہاران کا عالم ہوا
کھلائے گل کہ میں شہر کابل
کی ابتر طبیعت ہوئی وقت پر
تو بیر طلعت کے ہوتے سامان کئی
تو علت سفر کی بتادوں تجھے
کی یہ ہے پر لطف تصریح سے
کہ دیکھیں زدی ہند کا حال زار
اسے ڈیڑھ سو سال میں کیا دیا
ہنر ہر طرح کے انھیں یاد ہیں
یہ ہر علم میں ہوگا چالاک و چاق
ہاں سو تجربت چہرہ انگرم
کہ لپ پا گیا کوہ کو کاوہ سے
مودب نہیں یہ مہذب نہیں
وہ ہیں جرأت پیزار میں آج فرد
مگر آدمیت کی بو تک نہیں
خر از جل اطلس بپوشد خر است
بصورت جہان یہ کہ دم در گسست
نہ تہذیب سے ان کو ہے واسطہ
بڑے لاٹ ہی کے مصاحب ہوئے
رہے یاد خدمت گزاری کے طور
کہ رشیح غلامی پہ فخر ور ہیں
جو لپ بند ہیں وہ جنہیں جدائی میں طاق
کہ بیچارہ اد بیم سر بریدہ کرد
گریز نمازد کہ اینجا دیوانگی ست
کہ اپنوں کے دشمن ہوئے سر بسر
کہ رکھتے ہیں خویشوں سے بیگانگی
جیسے کیسے ہنر اور سے
کہ بجائی کرو اپنی حالت پہ غور
تم سب کی کرتے ہیں عقل گم
مروت نہیں ہے محبت نہیں
بڑے فتنہ پرور بڑے حیلہ ساز
تکمیل انکی منہ زوری کی تمام ہو
اوا کر یہی جو ڈ بھڑکانے میں
نہ ہو کر کرو عاقبت تنگ و سست

نسبت کہے سودن کا پیش
کہ گفتار سعدی پسند آید پیش

جناب پر جو تھی [illegible]
لگی رہ گزا میں نہیں تھی مگر

جو محمود تھی خاطر [illegible]
نہ کوئی [illegible] میں [illegible]

بہر حال ساقی پلا دے شراب
تہیں جان [illegible] کا [illegible]

پلا دے کہ کہتا ہے کچھ حال [illegible]
نہیں بھرتا ساز [illegible] کا جو

کہیں [illegible] کہیں [illegible]
کہیں قتل و غارت [illegible]

ہوئے قتل [illegible] کسی [illegible]
تھی جس سے [illegible]

کسی کا [illegible]
مگر [illegible] لوگوں کو حیلہ ملا

کہیں ایک قاتل کے [illegible]
کہ غازی ہے [illegible]

چلے [illegible]
[illegible] میں کوئی [illegible]

خدا کے لیے [illegible]
[illegible] کو منہ کی [illegible]

[illegible]



"اغیار دوست ہاتھ ملاؤ"
"بالفعل پیٹ مل سکتا ہے"

انجمن محسن الادب لکھنؤ کا آٹھواں سالانہ مشاعرہ

[illegible]

برقی انگوٹھی

یہ انگوٹھی کسی [illegible] کی بنائی ہوئی [illegible] کی بنائی ہوئی۔ بلکہ [illegible] کلکتہ کی بنی ہوئی ہے جسکو ایک ڈاکٹر نے بجلی کی طاقت سے تیار کیا ہے۔ [illegible]

[illegible]

حافظ [illegible] سوداگر [illegible]

بنیں کہتے ہیں کہ مسٹر شفیع
کو یہ تھا یاں کمیشن کے وہ
گروپ کے ممبر ری سٹر جنا
ہو نہ لے مسٹر محمد علی
بہت کانگریس نے کیا خوف
یہ حاصل ہوا تحقیق و تفتیش کا
کہ بہ ہی سنا وار عزت نہیں
منصب کا گروہ مون پیچ ہنگا
صفات ہو بار ہے میں شکست
ہندوستان کی ایک قدمروریان
ہو دسیاست سے واقف نہیں
سو انیس برس کو حیران کر دیا
ان کا یہ قول باطل عجیب
بیگم گدالی سے شاہی ہوئی
ندہ تب جو ہتیا بمشرا ان کو
ہمیں تحفہ ان نے مرض بھی
انھوں نے کیا حق جو آفت
ہے سب بزرگوں کے دو جہم
شہرت سکا ما ہے تماشا
نسبت تحریر قرت عجب بیر کمیل
بہرحال ہی شکست کا پورٹ
کبھی یا کی ملاقات میں

وہی بیکار ہے سبکی رنج
کنند تھے وہم سنہ نشین کی
تو ہم نے تھیں احقرن پن
ہماری رہی کچھ نہ آئی چلی
کیا ہم نے سنا کہیں اس ساتھ
تقاضا ہے جو ہید دارش کا
نہیں سختی مکرست نہیں
ہے ہر وقت آلیس بنا عزم صاف
دل آزردہ تو عزیزہ سند وزن
تو بنے تھیں خون کی تمنیاں
اصول اخوت کے عادت نہیں
بیان جان جی لے ہیبت کی ہا
یا یا منی کرنی ٹنگا رکی ہیبک
آسی سے یہ ساری کوا ہی ہوئی
پوچھتیں ہمارا اسی جان کو
کو دوڑا تھیں کچھ نہ دنیا بھی
جو سچ ہو کچھ ہیں یہ آیا جنت
لیا اپنا منہ تو نہ ستک بر
کہ یہ فرما ہے جو ہیں کی سال سے
نہ ہمت شہادت امید کی بیل
کہ پہنچے سیہ رنج تنا ہم خوف
کہ دیں گیا انھیں اب ہم گیا ہو نہ
اگلی آئندہ

رم

ریفرنڈم

تحائف سال نو

وسیرت باقی

مدیر چیشرا حافظ سید عزیز حسن صاحب نقشبندی کی نقش بندی قابل ملاحظہ ہے آپ نے حضرت خواجہ غریب نواز رح کی سیرت نہایت محنت اور حسن نظم کے ساتھ تصنیف کی اور چھپوائی ہے۔ سرورق کے بعد مزار شریف کی تصویر ہے اور آخر میں حضرت مصنف کی شبیہ ہے۔ آٹھ آنہ جس سے ۵

ایں سعادت کہ پرورد مضطر پرست

یاد آجاتا ہے۔ نیک بزرگوں کی سیرت خوردوں کے واسطے دستور العمل ہے۔ روحانی امراض کے علاج کا بھی ایک طریقہ ہے۔ امید کہ صاحبان ذوق اس سند باقی سے ہدایت کا سبق لے کے اعمال کی درستی میں مدد حاصل کرینگے ورنہ کف افسوس مل کے کہنا پڑے گا کہ

مضی فی غفلۃ عمری کذلک ذہب الباقی

بارہ آنہ قیمت زیادہ نہیں ہے۔ دفتر چیشرا کوچہ چیلان۔ دہلی سے طلب کیجیے



خلقت" اونٹ فربہ بھی ہے شائستہ بھی ہنس مکھ بھی ہے اور ذی جان بھی ہے"
جان بل" مگر میری سواری کے لیے مخصوص بھی ہے اور اسکے ساتھ ایک بی بھی ہے"

پری مہک تیل

اسمیں شک نہیں کہ اگر یہ بال موجود ہیں اور اون کے بالوں میں حسب روایت پرانی نہیں مہک بھی ہے تو اس تیل کے استعمال سے یقیناً بال مہکنے لگیں گے اور عجب نہیں کہ ان کی مہک پھولوں کی مہک سے پھولانے کے قابل ہو جائے۔

موجد نے ایک بچہ کی سی شیشی میں عنایت کی جہاں بال اس قابل نہیں دور سے مہک کا لطف حاصل کر لیا۔ ابن سن وسال اگر بال چکنانے کا ظریف دوست اعجب تیری قدرت عجب

تیرے کمیل سے تو ضیح کرتے۔ سرمہ کا دعوے ہے کہ درد سر اور نزلہ اسکے استعمال سے جاتا رہتا ہے کیا عجب ہے کہ خوشبو کے بارے میں دعوی صحیح ہے تو نفع کی نسبت بھی درست ہو۔ ایک روپیہ قیمت علاوہ محصول مقرر ہے۔ اسکے موجد مختار احمد صاحب شیری مرچنٹ ساکن آم گراٹ کہدان دکھا کر ہم پر دوا یہ ان کا ہم جہتا

کحل الجواہر

یہ سرمہ حکیم ننھے نواب صاحب ساکن گیا (بہار) کی تصنیف اسے قوت ایکار ہے۔ ضعف بصر اور دیگر امراض چشم کے زائل ہونے کے متعلق ابھی ہمارے پاس کوئی تصدیقی تحریر نہیں ہوئی مگر ہمارے مصور صاحب کے پپوٹوں میں چھوٹے چھوٹے دانہ پڑ جاتے تھے وہ کہتے ہیں کہ آشوب چشم اور درد ہوں میں یہ سرمہ مفید ہے اور منیجر صاحب بھی آزمائش میں مصروف ہیں مکمل شہادت اور تصدیق مریضان آئندہ لکھی جائے گی یا نہیں کہ ہم کسی کو مبتلی نہیں رکھتے۔ ایک شیشی کی قیمت ایک روپیہ مقرر ہے۔

آفتاب صداقت

ساقی پنڈت ستیہ دیو صاحب حال مرید شیخ ناصر الدین احمد صاحب سے دنیا واقف ہے آپ کی مذہبی پوشاک جب میلی ہو جاتی ہے تو آکھڑے گھاٹ دھلوا کے صاف ستھرے ہو جاتے ہیں آجکل تہمد کے زیب جسم دھوتی انگوچھا آزما نہیں ہے۔ تہ زرد عمامہ ہے عمامہ ہے۔ جیسے وکیل کے فقیر عمامہ لگتے ہیں کہ یا اللہ پائے استقامت اب تو لڑکھڑائے۔ دریں سمجھ آئی ہے تو آب بچا لے نہ جائے۔ بایں شہرت و اشتہار آپ کا نام تمام دنیا میں آفتاب کی طرح روشن ہے گو آفتاب آمد دلیل آفتاب۔ بہر کیف شب ہو کہ آپ نے آفتاب صداقت کے نام سے ایک ہفتہ وار پرچہ نکالا ہے۔ مشرخاص ساقی مطلع اس آفتاب کا لکھنؤ ہے۔

حقہ کا لطف بغیر جوہر تمباکو کشیدنی کے ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ کارخانہ حافظ سید محمد رفیع بجر گوڑ صحت یاب کمبوہ سے طلب فرمائیے

وصداقت" کے معنی ہیں۔ دوستی ہمیں امید رکھنی چاہیئے کہ دوستی کا نازک معیار اس پرچہ کی کبھی نہیں نہ ٹوٹنے پائے گا۔ کیا معنی کہ مضامین اسکے عام پسند ہوں اور خطابیات و الہامیات کی بدولت مسلمانوں میں مقبول بھی ہو گئے یہ ممکن ہے کہ تاریخی اعتراضات کا جواب بھی ہوں لیکن عقلی و برہانی مضمون اس نمبر میں کوئی نہیں ہے۔ بہرحال جاری ہوا ہے تو آگے بڑھ کے یہ کمی بھی پوری ہو جائے گی لکھائی چھپائی اچھی ہے۔ مذہبی مسلمان اس سے ضرور خوش ہوں گے۔



"صاحبزادے، یہ نہ سمجھنا کہ سب عدد میں صرف تین ہزار کا جہیز اپنی لڑکی کو دونگا۔ نہیں! ابھی مرنے کے بعد دو ہزار نقد اور بھی"

"دیکھیے شادی اقساط میں ہو سکتی"

دوست۔ فیض آباد

یہ مالی سال جدید نہیں۔ آخر ۳۱ء کی اولاد ہے۔ مگر ہم اسے نئی پود میں اسوجہ سے داخل کرتے ہیں کہ دسمبر ۳۱ء میں خود ہمیں جناب خان حکیم مرزا آغا حسن صاحب خلجی اسکے ایڈیٹر ہیں۔ یہ پرچہ نظاہر معتدل ہے عام فوائد ملحوظ رکھتا ہے۔ دوسرے کے واسطے دل آزار نہیں آجکل یہ بہت بڑی دوستی ہے۔ فیض آباد باوجود قدیم دار السلطنت اودھ ہونے کے اب علمی امور سے قطع تعلق کرتا جاتا ہے۔ لہذا کم از کم فیض آبادی احباب کو لازم ہے کہ اسے ترقی دیں اور اس سے دوستی پیدا کریں۔ ترتیب مضامین کا سلیقہ کافی ہے۔ اللہ وطن دوستوں کو حق دوستی ادا کرنے کی توفیق دے۔ پرچہ ہفتہ وار ہے لکھائی چھپائی قابل اعتراض نہیں ہے۔

حکایت و درایت

مباکیہ و مباسہ

فقیرنی: "اے میاں اللہ تمھیں خوش رکھے۔ تم جیو"

ممسک: "اے بیوی، اللہ تمھیں خوش رکھے۔ تم جیو"

فقیرنی: "تمھارے بچے جیئیں آباد رہو۔ شاد رہو"

ممسک: "تمھارے بچے جیئیں آباد رہو۔ شاد رہو"

فقیرنی: "آپکی ایک ایک روئیں میں ہزار ہزار دم"

ممسک: "آپکی ایک ایک روئیں میں ہزار ہزار دم"

فقیرنی: "آپکی بہویں بیاہ کے لا نا نصیب ہو"

ممسک: "آپکی بہویں بیاہ کے لا نا نصیب ہو"

فقیرنی: "بہشت نامی دولھن لے"

ممسک: "مرنا سا خصم لے"

اب تو فقیرنی جھنائی۔ کیا معنی کہ آخر میں گرم ہو کر زمیں روح ہو گیا۔ اور الٹا اسی سی کہنے۔ اس نے خونخوار آنکھوں سے بخیل کی طرف دیکھا سمجھ گئی کہ میاں کچھ دوال دو دینے والے نہیں۔ دعا کے عوض دعا دیتے ہیں آخریں دولھن کا مقابلہ خصم سے کرتے ہیں۔ بیچاری اپنا سا منہ لے کے چلی گئی۔

کیوں جناب؟ کیا حال ہوا جو بڑے حاجی صاحب کا جب زر وزری کا ہار انھوں نے ایک لڑکے کے ہاتھ سے شاہ کابل کی خدمت میں پیش کروایا اور ما مسلمانان ہند غریب ہیم کے جواب میں لا تقنطوا من رحمۃ اللہ کی مغز صدا سنی آئی کے جواب میں تا صد وصل دینے بوسہ گرم لب جوان افغانی کی پیشانی ح یہ معنی و غیر کتوب گفتگو سماعت فرمائی یہ بھی نہ کہہ سکے ع

کہ یہ جو مباش و بیوں بنا بخیلنی

معلوم شد کہ اس جوان افغانی کو نہ دینے کی گھاتین بہ نسبت اس ممسک کے زیادہ یاد ہیں طرفہ یہ کہ ممسک کے آخری جواب سے مجھے اسکا ذکر تک نہیں مگر یہاں انکسار سے گرم کا معارضہ کلمات سرد و نرم سے ہوا اور کلمات بستر حرام کا مقابل بھی بہشت النبیاء سے۔ چلیے عزت کی لکھاوٹ یک قلم جاتی رہی کوئی بھی نام نہ رکھ سکا کہ ہائے غریب محروم بھی رہے علاوہ ازیں

شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

میں نہ کہنا پڑا۔ اس سے زیادہ شاہی نوازش کیا ہو گی کہ گلے میں باہیں ڈالنے میں جدا جانی ہوئی ہے

اب اور چاہیے کیا رسم شوہری ہو جائے

دینے والے اور فیاضی کے ذریعہ سے دلوں پر سکہ



ڈرامہ

"ہماری نیا پار لگا دے"

بٹھانے کی کوئی علامت ہمارے شاہ افغانستان یہاں نہیں چھوڑ گئے مگر اپنی ذہانت کی بہت سی یادگاریں چھوڑی ہیں۔ ایک تو ہم کہہ چکے۔ دوسری یہ سننے میں آئی ہے کہ جب ہم رتبہ استقبال کر رہے تھے جب انھوں نے دیکھا کہ توشاہانہ ٹھاٹ اور ٹھاٹھ چھوڑ کے دوستانہ روش اختیار کی اور معمولی مہمان بن گئے دعوت کی حیثیت سرکاری نہ رہی لوگوں کا خیال ہے کہ اگر شاہ ممدوح یہاں کے مسلمانوں پر بذل مال کرتے تو انکی ذکاوت پر حرف آتا اور دوسرے فرقے سطعون کرتے کہ ان صاحب!

جگر جگر ہے دگر دگر ہے

یہی توقع تھی۔ بہرحال شاہ کا یہ معانقہ و مباکیہ

و مباسہ۔ دو سہ بازی ہمیں یاد گار ہے

وا قسم سہ خوش پرستی دل و جان ہی طلب

داد و انداز بیا کوشش کے انداز پر



ترانۂ کانگریس

ہند بھی ہو جائے گا اک دن دیارِ کانگریس
گر یہی ہے شرط اتحاد و اعتبارِ کانگریس

پھر نہیں ہے دل میں یارب اعتبارِ کانگریس
شیخ و شاب ہند سب ہو جائیں یارِ کانگریس

ڈیمپرسی بازی وارا جاپانی لیب بھی تک
خود ہی وجہ اضطراب و انتشارِ کانگریس

دوستی پیشہ نہیں اور دست گفتاری کریں
ورنہ دکھلانے کے ہیں سب دوستدارِ کانگریس

تو ڑو من مین کا نتیجہ ہونے والا ہے یہی
خود کشی کر کے بنائیں گے مزارِ کانگریس

اجتماعی ملک کی آواز شہری جب یہ بزم
کیوں نہیں کرتا ہر اک پھر اعتبارِ کانگریس

خاک میں مل جائے گی ہستی بگولے کی طرح
گر یہی قائم رہے میل و شمارِ کانگریس

تو سری کر چھوڑ دو آپس میں جل کر ہو
جو صفیرو دیکھتا ہے کر بہارِ کانگریس

مذہب تو ہی کرو سب اختیار اے اہلِ ہند
اور سب کہلاؤ مل کر دو ستدارِ کانگریس

جسکو دیکھو اک جماعت کا بنا ہے سرگروہ
حد سے بڑھتا جا رہا ہے انتشارِ کانگریس

ہو زبان پر قوموں کے نعرۂ حق سرہ
دل سجا سب کا سرو جو بنا رکانگریس

ایک دن ہو گا جو ترکی اور نازی پر سوار
آجکل کہتے ہیں جسکو شہسوارِ کانگریس

پھر خزان دور اور آئے جوش میں فصلِ بہار
ہند کے گلزار میں چہکے ہزارِ کانگریس

جیت میں بازی جنیوں سے ہاریں جیتیں
مقدر پر نا چلائیں وشکارِ کانگریس

کیوں طریقے میں یہ نیا آج بہار کی ہے آہ
کیوں یہ کھٹکتا جا رہا ہے راہوارِ کانگریس

پھول پر ہرگز نہیں پڑتی ہے ظالم کی نگاہ
چشم دشمن میں کھٹک جاتا ہے خارِ کانگریس

دل میں کیوں آتے ہو یارو تم کو یہ خیال
آؤ ہم سب مل کے ہو جائیں نثارِ کانگریس

چین و جاپان ترکی ایران نہیں خالی مگر
ہند بھی سمجھ پڑا ہے اب انتظارِ کانگریس

بھائی انصاری کہیں بیٹھے نہ کر بیٹھے دوئی
دونوں ہاتھوں سے پکڑ لینا مہارِ کانگریس

اے سپاہ اے حبیب لک و ملت دیکھنا
گردن میں ہو نہ جائے ان شمارِ کانگریس

ہے ...... ناخن بھی ہے ہی خواہ وطن
اسلئے سمجھا اسے خدمت گزارِ کانگریس

خاکسار مخفی

اودھ رائل فیملی ایسوسی ایشن لکھنؤ

کسی شاعر کا قول ہے ع



وہ کچے دھاگے میں بندھا ہے

چھوڑ کر ہم نے امیری کی فقیری اختیار
بوریے پر بیٹھے ہیں قالین کو ٹھوکر مار کر

بہادر شاہ ظفر مرحوم فرماتے ہیں ع

یا مجھے افسر شاہانہ بنایا ہوتا
یا مرا تاج گدایانہ بنایا ہوتا

اودھ کا خاندان شاہی امیری کے جنجال سے قطعاً چھٹکارا پاتا جاتا ہے۔ اسلئے قالین پر ٹھوکر نہیں مارسی آمدنی کم اور خرچ زیادہ تعلیم اولاد کا سامان نادار و نصر خاندان کی بے پروائی مرحوم شاہی بڑھانے والی کارروائی کی جانب ہمت کی ارادہ و حرص و نیت امیرانہ عادات۔ یہ آفتیں دیک ہیں کہ قالین کا سرا بھرتا کر گئیں اب بچھا ڈیں زمین ہے ع

نہ بوریا بھی بمیسر ہوا بچھانے کو
ہمیشہ خواب ہی دیکھا کیے چھپرکھٹ کا

افسر شاہانہ کمپنی کی حریصانہ نوازشوں اور ہر نوبی دولت کی بدولت گنگا پار جا چکا مگر اپنے لوازم چھوڑ گیا بقول بالنصیبین کے: آپ ہی میاں اور دہ آپ ہی میاں کھیت کمیاں دوش کے آبخورے میں پانی نہیں۔ آپ خاصہ نوش فرماتے ہیں۔ روٹی دال نہیں مطالعہ اور شکر کرتے ہیں۔ رہ گیا تاجِ فقیرانہ تو وہ کسی کارخانے میں بنتا نہیں۔ وہ خود ہی سر پر آ دھر جاتا ہے اگر شکر کی صفات موجود ہوں۔

اقوامِ عالم کی دیکھا دیکھی اودھ کے خاندان شاہی نے بھی ایک انجمن کی داغ بیل ڈالی اور آج ہمارے پاس اسکی افتتاحی تقریب میں شریک ہونے کا دعوت نامہ آگیا۔ انجمن کا تخم ۱۹۲۱ء میں بویا گیا تھا تین چار برس کے بعد اکھوا پھوٹا لہذا اس اکھوے کو بھی ہم تحائف سال نو کی فہرست میں داخل کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ انجمن کے افتتاح کا فرض ہمارے شہر کے ہر دلعزیز کلکٹر نے زندہ دل ڈپٹی کمشنر مسٹر گوئن ادا کرینگے ہمارا تجربہ ہے کہ مسٹر گوئن جس کام میں ہاتھ ڈالتے ہیں اسمیں برکت ضرور ہوتی ہے۔ دیکھیے کشتی کے دنگل ڈنڈ پیل رہے ہیں۔ کنگز کلب لنڈورے لوا رہا ہے۔ اگر اس پہل میں بھی ان کا ہی رنگ گیا تو امید ہے کہ ان گدایانہ تاج بر سر کے پیوندار تاج کی اصلی حالت سے بعینہ راز ہی بھی وعدہ فراموش حکومت کو مطلع کر دیجیے۔ مثل مشہور ہے "ہاتھ کو ہاتھ پہچانتا ہے" حکومت صاحب ہے اس نے انہیں ہاتھوں سے ملک لیا ہے لیے چوڑے وعدے بھی کیے ہیں اپنے پاس ہے نہیں تو اس تو قیر کی رقم ہے جو ہر سال ہوئے کی مثال اور دس گھڑے کی طرح ستی ہوتی چلی جاتی ہے اس خاندان کی فلاح و فلاح میں رہنمائی کرے گی۔

خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری ضرور لکھیے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ منیجر

مولانا پنچ کی نوٹ بک

قرآن بخط مصنف

ایک صاحب کے پاس نہایت غلط لکھا ہوا قرآن تھا۔ کسی دوست نے پوچھا کہ حضرت یہ کس کے قلم کا لکھا ہوا ہے؟ جواب دیا کہ حضرت مصنف اسکے کاتب ہیں۔ وہ گھبرا کے صورت دیکھنے لگے تو انھوں نے کہا ”ابی صورت کیا دیکھتے ہو۔ اسمیں مشکل چند الفاظ صحیح ملینگے لہذا یہ قرآن آسمانی قرآن نہیں ہے کاتب ہی اسکا مصنف ہے۔

بعض اسلامی جرائد اپنے پرچے کا وقار بڑھانے کے واسطے غلط سلط آیتیں اور غلط ترجمہ لکھتے رہتے ہیں۔ غالباً انکے پاس بھی مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا قرآن پہونچ گیا ہے۔ یہ جاہل اور کم مایہ اخبار نویس قرآن کے ساتھ دل لگی کر رہے ہیں۔ کمبخت نہ تفسیر سے واقف نہ ترجمے سے۔

ایک صاحب ننگے پھر رہے تھے کوئی ہنسے تو بگڑ گئے۔

”لے ہم پر کیا ہنستا ہے اپنی آنکھوں پر آنسو بہا جن کا پانی ڈھل گیا ہے جب پڑتی ہیں بری جگہ پڑتی ہیں“

غالباً ان غلط کرداروں کا جواب بھی ایسا ہی منطقیانہ ہوگا۔

ضمیمہ

اس نمبر کے ساتھ جو ضمیمہ شائع ہوا ہے ایک استاد فن کا نتیجہ طبع ہے حضرت نے اپنا نام چھپایا تو ہے مگر یہ اخلاقی و شرعی چھپانا اچھے کو نہیں۔ لوگ مذاق طبیعت رنگ کلام اور قدرت نظر سے پہچان لینگے۔ مفت میں ہمارے دفتر پر پیٹ کے ہلکے ہونے کا الزام عائد ہوگا۔ لہذا اس ہفتے نہیں تو دوسرے ہفتے ہم ان سے اجازت لے کے نام شائع کر دینگے۔

ایک میاں نے اپنی لونڈی کا بوسہ لیا اور تاکید کی کہ خبردار بی بی سے نہ کہنا۔ لونڈی بڑے اطمینان سے بولی:

”اے میاں بھی بارہ برس سے بی بی دروازے پر دربان کے ساتھ چہلیں کیا کرتی ہیں میں نے انھیں خبر نہ کی تو ایک پیار کس گنتی کس شمار میں ہے۔ بندی ایسی اوچھی نہیں ہے“

حضرت ناظم شریعت علیہ الرحمہ کا یہ پیار بھی بارہ برس کی چہل کا راز ہے کہ نہ کبھی ہنسا کے دیا ہے اسے ہم کیا کریں۔

عشق مجازی کا جوش

”بوسہ نیزد ہم اہل کرکا ہے گنبد“



”الوداع یا جبر و القہر“

اللہ رے عشق۔ سنتے ہیں کہ بمبئی میں ایک مقدمہ درپیش ہے۔ اس مقدمہ میں مجرم یا ملزم بیچارہ جبر کی وجہ سے دھر آگیا ورنہ درحقیقت یہ کوئی جرم نہیں کہ تشکر و احسانمندی کے اظہار میں کوئی شخص کسی کی دست بوسی کرے۔ بوسہ باز صاحب کو شکایت گزار ہونے کا دعویٰ ہے آپ بے کوڑی کے پیسے تر یم پر چڑھ گئے یا کسی کی دل ورد تھا ہوں کے بارشاہی نے گرا لاٹھی بنا کے اوپر کھینچ لیا۔ یوں کہہ سکتے ہیں کہ گرو تھے تو عشق کی لتی لپٹی اور پانہ گیر لڑکوں نے اوچھال کے آپ کو گرا بچا۔ بہرکیف خوستہ و ناخواستہ اسی پنچ پر جا کے ڈٹ گئے جسپر مطلوب آرام گیر تھا۔ نہ ریم کڑ کر فوا ہو ناصح کیطرح اس بوسے کی گشت پر ٹرمیس کرتا۔ اور مطلوب نے بھی تو ہاں نرم نرم کہا۔

گرفتول حضرت مرزا سے

مجھے بھی ضد ہے دیکھوں تو مجھے کیونکر اٹھاتے ہیں
اٹھاتے ہیں جنازہ یا مرا بستر اٹھاتے ہیں

آپ کسی طرح نہ مانے۔ پنچ کے حبزو اعظم ہو گئے۔ آخر پولیس نے گرفتار طلب کیا حضرت آزاد بھی تھے عاشق بھی تھے بے صبر بھی تھے پاس بیٹھا کیوں ہونے لگا تھا۔ مطلوب بیٹے مس صاحب کا دل ٹوٹ گیا مضمون نے عاشق دلدار کا کرایہ بھی اپنی گرہ سے ادا کیا۔ اس فیاضی پر میاں عشق دل سے اچھو ہو کے حلق میں حلق سے ہچکی کر کے ہونٹوں پر آ رہے پھر ہونٹوں سے جست کر کے محبوب دست پر ہد کی طرح مس صاحب کے نازک ہاتھ کے انگوٹھے پر بصورت بوسہ جا بیٹھے ؎

بامنا دیکھ بلبل از قفس در بوستان افتد
مرا بوسہ امپک کے ہاتھ پر اس سر کے جا بیٹھا

مقدمہ میں ابو جہل ہوا تو آپ نے اس حرکت سے انکار نہیں فرمایا کہنے لگے: میں ہوں جنگ گرو۔ دنیا کی صورت میری لڑکیاں ہیں بوسہ لے لیا تو کیا ہوا۔ دیکھئے یہ ہمارا عشق کیسی حکمت ہے۔ ہمارے نزدیک گرو سے چوک ہو گئی۔ اگر اسلام اجرت کا رشتہ پہلے ہی سے ظاہر کر دیتے تو شکی مجرم کی ہو رہتی اور شفقت عشق بہک گئی ہے صداست زیادہ دلچسپ ہوتی۔ خیراب تو انڈیا خود کو گوشہ بھی یہ چوٹ کر بیٹھی۔

سولو باج گیر لیبی ہوس ٹیکس

خبر ہے کہ غالباً نئے سال کی خوشی منانے کے لئے سرکار جو پردہ کئے ہوئے تھی ہو رہے وزیر گئے ہیں بلکہ شین ولادت کی پیچ دکھا ایک صاحبزادہ ہوئے۔ اب جانئے جنہوں نے ٹیکس کو ان بھی سکتے ہیں گر ہوس ٹیکس لینے والی اسامی نہیں پھر ہوس بھی کس کی ایک صاحب کی بمنزلہ گیا آئے دیا کی شامت آئی ہے ایک گورنمنٹ پرشین ٹیکس کا جورت جو نیا ٹیکس نیا ہے پروں چڑھے گا۔ بلکہ صحت خیر خرب ونکو امید رکھنی چاہئے کہ ابھی ایک ٹیکس کی جگہ خالی ہے۔ یعنی سکیں نغذا کے ابھرے خواب میں بھی کبھی نسل بڑھانے والے مادہ کو تمام کا جو تی نے بنا دیتے ہیں۔ اگر صاحب کو بھی یہ مرض ہوا تو پھر نے نہیں ڈ سے میر ہوجائی۔ اسکے علاوہ خدا رکھے صاحبزادہ کو ابھی یہاں بڑھتے میں کئی مرحلے

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ تیر بہدف ادویہ

طلاے مغز کنجشک

اکثر دماغی مشقت سے ضعف آن دماغ عصبی بہت اعصاب کو طاقت پہنچاتے ہیں۔ [illegible] مثانہ معدہ وجگر کو طاقت عظیم بخشتا ہے۔ قوت مردمی کی نایاب دوا ہے جسکی تعریف حد توصیف سے باہر ہے۔ [illegible] کا قول ہے کہ شہر میں [illegible] اگر ماہی سقنقور کے بعد دنیا میں کوئی دوا ہے تو یہی ممسک ہے۔ مغلظ ہے۔ سرعت ورقت کے مرض کو دور کرتی ہے۔

قیمت فی بکس

۲۰ خوراک (۶)

بالجم عنبری دو آتشہ خاص الخاص

یہ دو [illegible] نہایت محنت اور جانفشانی سے تیار کیا گیا ہے۔ [illegible] [illegible] جواب [illegible] خاص طور پر تیار کیا ہے تاکہ [illegible] کو بھی نفع پہونچے۔ نہایت قیمتی اور ادویات سے مثل مشک عنبر [illegible] کے [illegible] تیار کیا گیا ہے۔ مقوی اعضائے رئیسہ جسم دماغ [illegible] سرخ وسفید کرنے والا۔ کمزوری کو دور کرنے والا [illegible] [illegible] سفید گردہ ومثانہ کو تقویت بخشنے [illegible] ہے قوت مردمی کو بڑھانے والا اور ممسک ہے رقت وسرعت وغیرہ کو دور کرتا ہے۔

فی بوتل پانچ روپیہ (صہ)

تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس [illegible] مفت

طلاے مسیحی

اعصاب کی تقویت میں [illegible] طاقت کو واپس [illegible] اپنے ہاتھ سے اپنی قوت زائل کی ہو یا کسی مدرسے خلاف فطرت افعال کی وجہ سے رگیں خراب ہوگئی ہوں انکے واسطے حکم اکسیر رکھتا ہے تھوڑے عرصہ میں اپنا فائدہ دکھاتا ہے۔ مایوسوں کی امید کو بر لاتا ہے اور [illegible] میں تو وہ اثر دکھاتا ہے اور ایسی طاقت بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

قیمت فی شیشی

آٹھ روپیہ (للعہ)

حب یاقوت مقوی وممسک

طاقت زائل [illegible] نایاب دوا ہے جسکا [illegible] [illegible] قوت مردمی کے [illegible] [illegible] کو بحال [illegible] پیدا کرتی ہے۔ [illegible] رقت۔ [illegible] کو دور کرتی ہے۔ [illegible] امید کی [illegible] کو [illegible] لطف شباب [illegible] طاقت میں تیزی پیدا کرتی ہے آجتک سیکڑوں [illegible] مایوس العلاج [illegible] ہوچکے ہیں۔ اگر باقاعدہ طریقہ پر پوری [illegible] کی جائے تو قوت امساک میں بھی خاصی افزونی ہو

قیمت فی بکس ۴۰ خوراک ع

محصولڈاک پانچ روپیہ (صہ)

ہرقسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطباء سے مفت حاصل ہوسکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے | مینیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ | فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

نایاب اور بیش بہا تحفہ

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

قیمت فی شیشی [illegible] مفت۔

تین شیشی کے خریدار کو محصول معاف

المشتہر

حکیم سید [illegible] نواب بیت الشفاء گیا (بہار)

سچا ہمدم وولی دوست

جب آپ کی طبیعت ناساز ہو [illegible] اور [illegible] کی خرابی [illegible] زندگی [illegible] حالت میں [illegible] کو [illegible] دوست ہونے کا ثبوت [illegible] ایک دفعہ ضرور تجربہ کریں قیمت فی ڈبیہ [illegible]

وید شاستری جام نگر کا ٹھیاوار

ایجنٹ [illegible] چوک لکھنؤ

پری مہک تیل

[illegible] بالوں کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ ڈاکٹروں اور حکیموں نے سرٹیفکٹ دیئے ہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بارہ شیشی کی قیمت [illegible] نمونہ کی شیشی قیمت [illegible] محصول ذمہ خریدار۔

[illegible] کو فروغ نہیں

منگا کے اور آزمائش کیجئے

المشتہر

منشا احمد بجری مرچنٹ [illegible]

پری مہک تیل [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

مجلدات اودھ پنچ ۲۷-۱۹۲۶ء

اردو کو زندہ کرنے والے دلوں کو تازہ کرنے والے سیاسی ادبی اخلاقی مضامین اور کارٹون کا مجموعہ ہر کتب خانہ میں رکھنے کے قابل۔ قیمت فی جلد ہے مع محصول۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو: [illegible]

خوش ذائقہ دوائی ہے صرف پانی میں چند قطرے ڈالکر دینے سے فوراً [illegible] دور کرتے ہیں۔ قیمت ۸ [illegible]

دودھ گیج کیسری: [illegible] [illegible] لاثانی دوا قیمت [illegible]

بال سدھا: [illegible]

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ براے دہلی پنجاب — بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ امرچند لکھنؤ

[illegible]

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھا

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور اُنکے گلے سے نقل کی ہوئی دُھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا گوگی دُھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُنسے نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے ... بعد جو کہ نہایت صاف ... کتاب میں لکھ دیے گئے اسطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جسطرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی باجہ یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں اُنکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپکو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقۃ مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادوں کا سرمایہ ناز اسمیں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ حصہ اول کی ... فی جلد۔ محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

لطف حیوۃ کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے۔ صفحہ ۱۰ و ۱۱ کے درمیان پشتی پر اشتہار ملاحظہ ہو۔